Grammar& Composition

Paragraph Writing

pakcity.org

My School

I read in a Govt. High School. It is situated near my village. It has a beautiful and grand building. There is a beautiful small park in front of the building. It has a large boundary wall with two main gates. It has thirty rooms. All the rooms are airy and decorated with pictures and charts. There is a big hall in our school for examinations and debates. There is one room for the headmaster's office and one for the clerk. There is also a staff room for staff. It has also a big science laboratory. Our school computer lab is very good. The school library has a large and fine collection of books on every topic. There are two large playgrounds for games. Most of the students take part in the games. All the teachers of the school are highly educated. All the teachers are kind and hardworking. All the students respect their teachers very much. Our headmaster is an able and hardworking man. He works day and night for the development of the school. My school shows good results every year. I am proud of my school. It is my second home place. I like it very much.

میں نے گورنمنٹ میں پڑھا تھا۔ ہائی اسکول۔ یہ میرے گاؤں کے قریب واقع ہے۔ اس میں ایک خوبصورت اور عظیم الشان عمارت ہے۔ عمارت کے سامنے ایک خوبصورت چھوٹا ساپارک ہے۔ اس میں دو مرکزی دروازوں کے ساتھ ایک بڑی باؤنڈری وال ہے۔ اس میں تیس کمرے ہیں۔ تمام کمرے ہوادار ہیں اور تصاویر اور چارٹوں سے آراستہ ہیں۔ ہمارے اسکول میں امتحانات اور مباحثوں کے لیے ایک بڑا ہال ہے۔ ہیڈ ماسٹر کے دفتر کے لیے ایک کمرہ اور کلرک کے لیے ایک کمرہ ہے۔ عملے کے لیے اسٹاف روم بھی ہے۔ اس میں ایک بڑی سائنس لیبارٹری بھی ہے۔ ہمارے سکول کی کمپیوٹر لیب بہت اچھی ہے۔ اسکول کی لائبریری میں ہر موضوع پر کتابوں کا ایک بڑا اور عمدہ ذخیرہ موجود ہے۔ کھیلوں کے لیے دو بڑے کھیل کے میدان ہیں۔ زیادہ تر طلباء کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ سکول کے تمام اساتذہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ تمام اساتذہ مہربان اور محنتی ہیں۔ تمام طلباء اپنے اساتذہ کا بہت احترام کرتے ہیں۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر ایک قابل اور محنتی آدمی ہیں۔ سکول کی ترقی کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔ میرا اسکول ہر سال اچھے نتائج دکھاتا ہے۔ مجھے اپنے سکول پر فخر ہے۔ یہ میرا دوسرا گھر ہے۔ مجھے یہ بہت پسند ہے۔

Girl Guides

Girl Guides is a British organization of girls. Its founder was Baden Powell. His sister Lady Agnes also assisted him. Both the brother and the sister spread it to the four corners of the world. It is to make the girls aware of their duties. There are many programmes which mould the character of teen-age girls. They attend many activities and solve problems. They learn how to keep themselves clean and healthy. They build their moral and social habits in association with their fellow girl guides. They learn home-making ability. They learn household skills like cooking, knitting, stitching and planning. They learn basic facts about courtesy and etiquette. Household affairs are given priority in this regard. It is really a very useful organization for our girls.

گرل گائیڈز لڑکیوں کی ایک برطانوی تنظیم ہے۔ اس کا بانی بیڈن پاول تھا۔ اس کی بہن لیڈی ایگنس نے بھی اس کی مدد کی۔ بھائی بہن دونوں نے اسے دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلا دیا۔ لڑکیوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کرنا ہے۔ بہت سے پروگرام ایسے ہیں جو نوعمر لڑکیوں کے کردار کو ڈھالتے ہیں۔ وہ بہت سی سرگرمیوں میں شرکت کرتے ہیں اور مسائل حل کرتے ہیں۔ وہ خود کو صاف ستھرا اور صحت مند رکھنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ وہ اپنی ساتھی گرل گائیڈز کے ساتھ مل کر اپنی اخلاقی اور سماجی عادات بناتے ہیں۔ وہ گھر بنانے کی صلاحیت سیکھتے ہیں۔ وہ گھریلو مہارتیں سیکھتے ہیں جیسے کھانا پکانا، بنائی، سلائی اور منصوبہ بندی۔ وہ شائستگی اور آداب کے بارے میں بنیادی حقائق سیکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں گھریلو معاملات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ واقعی ہماری لڑکیوں کے لیے بہت مفید تنظیم ہے۔

pakcity.org

A Visit to a Museum

The Lahore Museum is an important place where works of art and other objects of historical value are kept and displayed. It is an odd imposing building with a high ceiling. The Incharge of the Museum is called the curator. Our well-informed teacher took us round different sections of the beautiful museum. There were neatly arranged glass-cases which displayed ancient swords, daggers, garments, ornaments, coins, bows, and arrows. There were tags with brief descriptions on most of the items on display. There were paintings, pictures, and clay models of ancient craftsmanship. The huge statue of

Queen Victoria lay in one room of the Museum. There were old manuscripts of the Holy Quran in another room. Full-size doors and frames with primitive fittings were specimens of rare woodwork craftsmanship. The impressive display in the museum gave us a wealth of Information and insight into our past. It was a rewarding visit indeed.

لاہور میوزیم ایک اہم جگہ ہے جہاں فن پارے اور تاریخی اہمیت کی دیگر اشیاء کو رکھا اور دکھایا جاتا ہے۔ یہ اونچی چھت کے ساتھ ایک عجیب مسلط عمارت ہے۔ میوزیم کے انچارج کو کیوریٹر کہا جاتا ہے۔ ہمارے باخبر استاد ہمیں خوبصورت میوزیم کے مختلف حصوں میں لے گئے۔ یہاں صاف ستھرا شیشے کے کیسز تھے جن میں قدیم تلواریں، خنجر، لباس، زیور، سکے، کمان اور تیر دکھائے گئے تھے۔ ڈسپلے پر زیادہ تر اشیاء پر مختصر وضاحت کے ساتھ ٹیگ تھے۔ پینٹنگز، تصویریں اور قدیم کاریگری کے مٹی کے نمونے تھے۔ ملکہ وکٹوریہ کا بڑا مجسمہ میوزیم کے ایک کمرے میں پڑا تھا۔ دوسرے کمرے میں قرآن پاک کے پرانے نسخے پڑے تھے۔ قدیم فٹنگ کے ساتھ پورے سائز کے دروازے اور فریم لکڑی کے نایاب کاریگری کے نمونے تھے۔ میوزیم میں متاثر کن ڈسپلے نے ہمیں اپنے ماضی کے بارے میں معلومات اور بصیرت کا خزانہ دیا۔ یہ واقعی ایک فائدہ مند دورہ تھا۔

A Visit to a Hospital

Once a clash took place between two parties. Three or four persons were severely injured. I went to the hospital with my father to attend to a youth who had received head injuries. He was my cousin. He was in a sorry condition. He was lying senseless. The doctors and nurses were trying hard to bring him to his senses. After a while, he was seen gasping. I could not bear to see him still bleeding. Some other patients were crying with pain. There was a great rush of visitors. The doctors were also telling people to vacate the room for their patients' welfare. Some men were coming and some were leaving. They were in a hurry. The doctors were doing their best to cure the wounded. It was a sorry sight.

ایک دفعہ دو فریقین میں تصادم ہوا۔ تین چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ میں اپنے والد کے ساتھ ایک ایسے نوجوان کی عیادت کے لیے ہسپتال گیا جس کے سر پر چوٹ آئی تھی۔ وہ میرا کزن تھا۔ وہ افسوسناک حالت میں تھا۔ وہ بے ہوش پڑا تھا۔ ڈاکٹر اور نرس اسے ہوش میں لانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اسے ہانپتے ہوئے دیکھا گیا۔ میں اسے اب بھی خون بہہ رہا دیکھ کر برداشت نہ کر سکا۔ کچھ اور مریض درد سے رو رہے تھے۔ زائرین کا بہت رش تھا۔ ڈاکٹر بھی لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ وہ اپنے مریضوں کی بہبود کے لیے کمرے خالی کر دیں۔ کچھ آدمی آ رہے تھے اور کچھ جا رہے تھے۔ وہ جلدی میں تھے۔ ڈاکٹرز زخمیوں کو ٹھیک کرنے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ یہ ایک افسوسناک منظر تھا۔

Fashion

Fashion is a popular style or trend that is followed by people to enhance their appearance. It is an essential aspect of human life, reflecting one's personality and individuality. Fashion is not limited to clothing and accessories; it includes hairstyles, makeup, and even how one carries themselves.

The history of fashion dates back to ancient times when people dressed in traditional clothes representing their culture and beliefs. With the advancement of technology and globalization, fashion has become more diverse and accessible to people worldwide. Today, fashion is a multi-billion-dollar industry that influences clothing, the economy, culture, and social norms.

Fashion has both positive and negative impacts on society. On the one hand, it allows people to express their creativity and individuality, boost their confidence, and feel good about themselves. On the other hand, it can create pressure to conform to specific beauty standards and promote a materialistic culture that values appearance over substance.

In conclusion, fashion plays a significant role in society and will continue to evolve with time. It is essential to balance fashion's benefits and drawbacks and use it as a tool for self-expression and empowerment rather than conformity and consumerism.

فیشن ایک مقبول انداز یا رجحان ہے جس کی پیروی لوگ اپنی ظاہری شکل کو بڑھانے کے لیے کرتے ہیں۔ یہ انسانی زندگی کا ایک لازمی پہلو ہے جو کسی کی شخصیت اور انفرادیت کی عکاسی کرتا ہے۔ فیشن صرف لباس اور لوازمات تک محدود نہیں ہے۔ اس میں ہیئر اسٹائل، میک اپ اور یہاں تک کہ کوئی خود کو کیسے اٹھائے رکھتا ہے۔

فیشن کی تاریخ قدیم زمانے سے ہے جب لوگ روایتی لباس میں ملبوس اپنی ثقافت اور عقائد کی نمائندگی کرتے تھے۔ ٹیکنالوجی اور عالمگیریت کی ترقی کے ساتھ، فیشن دنیا بھر کے لوگوں کے لیے زیادہ متنوع اور قابل رسائی ہو گیا ہے۔ آج، فیشن ایک اربوں ڈالر کی صنعت ہے جو لباس، معیشت، ثقافت اور سماجی اصولوں کو متاثر کرتی ہے۔

فیشن کے معاشرے پر مثبت اور منفی دونوں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ایک طرف، یہ لوگوں کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور انفرادیت کا اظہار کرنے، اپنے اعتماد کو بڑھانے اور اپنے بارے میں اچھا محسوس کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ دوسری طرف، یہ مخصوص خوبصورتی کے معیارات کے مطابق ہونے کے لیے دباؤ پیدا کر سکتا ہے اور ایک مادیت پسند ثقافت کو فروغ دے سکتا ہے جو ظاہری شکل کو مادے سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

آخر میں، فیشن معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا رہے گا۔ یہ ضروری ہے کہ فیشن کے فوائد اور خرابیوں میں توازن پیدا کیا جائے اور اسے مطابقت اور صارفیت کے بجائے خود اظہار اور بااختیار بنانے کے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جائے۔

www.pakcity.org

A River in Flood

The rains were raining in torrents. It rained continuously for fourteen days. The people were fed up after three days of rain. They were expecting that the rain would stop shortly. The people were shut up in their houses for a week. One day some young boys raised a cry that the Ravi was in flood. The Ravi was overflowing. Water was seen entering the courtyards of the houses. Some low-lying houses were four feet under the water. The water level was rising. Some people were leaving their houses for safe places. Many animals and household objects were seen floating in the spate. It was a panicky situation and a sorry sight. The people were frightened out of wits. They were

under the pressure of imminent loss of life and property. Many houses had given way. The rescue parties were taking the people to a safe place. Our brave military was also in action. The rain stopped after 14 days. The flood played havoc all around.

موسلا دھار بارش برس رہی تھی۔ چودہ دن تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ تین دن کی بارش کے بعد عوام تنگ آگئے۔ وہ توقع کر رہے تھے کہ بارش تھوڑی دیر میں تھم جائے گی۔ لوگ ایک ہفتے تک گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ ایک دن کچھ نوجوان لڑکوں نے پکارا کہ راوی سیلاب میں ہے۔ راوی بہہ رہا تھا۔ گھروں کے صحنوں میں پانی داخل ہوتا نظر آیا۔ کچھ نشیبی گھر چار فٹ پانی کے نیچے تھے۔ پانی کی سطح بلند ہو رہی تھی۔ کچھ لوگ اپنے گھر چھوڑ کر محفوظ مقامات پر جا رہے تھے۔ بہت سے جانور اور گھریلو اشیاء کو اس طوفان میں تیرتے ہوئے دیکھا گیا۔ یہ ایک خوفناک صورتحال اور افسوسناک منظر تھا۔ لوگ عقل سے خوفزدہ تھے۔ وہ جان و مال کے آسنن نقصان کے دباؤ میں تھے۔ کئی گھروں کو راستہ دیا گیا تھا۔ امدادی ٹیمیں لوگوں کو محفوظ مقام پر لے جا رہی تھیں۔ ہماری بہادر فوج بھی ایکشن میں تھی۔ بارش 14 دن کے بعد رک گئی۔ سیلاب نے چاروں طرف تباہی مچادی۔

A Dream

Some days ago I had a fearful dream. I was sleeping soundly in a beautiful room. At midnight, I saw somebody entering my sleeping room. He awoke me from my deep sleep. I saw a giant-like man before me. He was asking me to hand over the cash that my mother had given to me for safe custody. I denied any cash with me. Then he caught hold of my arms and dashed me on the head to hand over the cash. I had the cash but I did not want to give it to him. He took a pistol to shoot me dead. I was frightened out of my wits. I was crying at the top of my voice. He silenced me with a slap and taped my mouth. Then, at the point of a pistol, he demanded the cash in question. Upon my last denial, he was flared up. His pistol went off with a tearing sound which woke me up from my dream. I recited some verses from the Holy Quran in fear. Thank God, I was saved. It was the booming of a gun on the border.

کچھ دن پہلے میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا۔ میں ایک خوبصورت کمرے میں گہری نیند سو رہا تھا۔ آدھی رات کو، میں نے کسی کو میرے سونے کے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس نے مجھے گہری نیند سے جگایا۔ میں نے اپنے سامنے ایک دیو جیسا آدمی دیکھا۔ وہ مجھ سے وہ نقد رقم دینے کو کہہ رہا تھا جو میری ماں نے مجھے محفوظ تحویل میں دیا تھا۔ میں نے اپنے ساتھ کسی بھی نقد رقم سے انکار کیا۔ پھر اس نے میرے بازوؤں کو پکڑا اور نقد رقم دینے کے لیے مجھے سر پر مارا۔ میرے پاس نقد رقم تھی لیکن میں اسے دینا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے مجھے مارنے کے لیے پستول لے لیا۔ میں اپنی عقل سے خوفزدہ تھا۔ میں اپنی آواز کے سب سے اوپر رو رہا تھا۔ اس نے مجھے ایک تھپڑ مار کر خاموش کرایا اور میرے منہ پر ٹیپ لگا دی۔ پھر، پستول کی نوک پر، اس نے سوال میں نقدی کا مطالبہ کیا۔ میرے آخری انکار پر وہ بھڑک اٹھا۔ اس کا پستول پھٹنے کی آواز کے ساتھ چلا گیا جس نے مجھے خواب سے جگایا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت کی۔ اللہ کا شکر ہے، میں بچ گیا۔ یہ سرحد پر بندوق کی بومنگ تھی۔

How to Keep our Town Clean

We should always live a clean and neat life. It is necessary for our health. The healthy effect of a clean and neat environment cannot be refuted. It is said cleanliness is next to godliness. All advanced nations of the world give very much importance to a neat and tidy atmosphere. It is the sign of a civilized nation of the world. They not only keep them physically neat and clean but they keep their morals and character free of evils. They keep their residences clean as well as their surroundings. They learn the value of cleanliness from their school. They keep the rubbish in the dustbins. They do not throw any garbage out in the street. They know the importance of neatness. We should always adopt all ways and means to keep our town clean. We should take care of trees, plants, and flower beds in a park. It will benefit all of us.

گرل گائیڈز لڑکیوں کی ایک برطانوی تنظیم ہے۔ اس کا بانی بیڈن پاول تھا۔ اس کی بہن لیڈی ایگنس نے بھی اس کی مدد کی۔ بھائی بہن دونوں نے اسے دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلا دیا۔ لڑکیوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کرنا ہے۔ بہت سے پروگرام ایسے ہیں جو نو عمر لڑکیوں کے کردار کو ڈھالتے ہیں۔ وہ بہت سی سرگرمیوں میں شرکت کرتے ہیں اور مسائل حل کرتے ہیں۔ وہ خود کو صاف ستھرا اور صحت مند

رکھنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ وہ اپنی ساتھی گرل گائیڈز کے ساتھ مل کر اپنی اخلاقی اور سماجی عادات بناتے ہیں۔ وہ گھر بنانے کی صلاحیت سیکھتے ہیں۔ وہ گھریلو مہارتیں سیکھتے ہیں جیسے کھانا پکانا، بنائی، سلائی اور منصوبہ بندی۔ وہ شائستگی اور آداب کے بارے میں بنیادی حقائق سیکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں گھریلو معاملات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ واقعی ہماری لڑکیوں کے لیے بہت مفید تنظیم ہے۔

www.pakcity.org

An Industrial Exhibition

pakcity.org

An industrial exhibition is arranged every year at Fortress Stadium in Lahore. The factory owners exhibit their industrial products there. It is a wide place for exhibition. The community of Lahore can attend it easily. The outsiders also visit it to purchase objects of their choice. We made a programme to visit it. My family and I went round the brightly-lit stalls. Textiles and garments, electrical goods, handicrafts, glass-wares, furniture, sewing machines, stainless steel, and household objects were among the exhibits. Heavy industrial goods, rollers, water pumps, tube-well items, motors, and machinery were also displayed in the exhibition. The prices were reasonable. The products were sold at reduced rates. It was like a fair. Hundreds of people were visiting from stall to stall. Entertainment and food stalls have no room for customers. We bought a ceiling fan, a generator, some cloth and bed sheets, some pictorial books, garments, and some utensils. We left the exhibition at 12 o'clock at night.

لاہور کے فورٹریس سٹیڈیم میں ہر سال ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ فیکٹری مالکان وہاں اپنی صنعتی مصنوعات کی نمائش کرتے ہیں۔ یہ نمائش کے لیے ایک وسیع جگہ ہے۔ لاہور کی کمیونٹی اس میں آسانی سے شرکت کر سکتی ہے۔ باہر کے لوگ بھی اپنی پسند کی اشیاء خریدنے کے لیے اس کا دورہ کرتے ہیں۔ ہم نے اسے دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ میں اور میرا خاندان چمکتے دمکتے اسٹالوں کا چکر لگاتا تھا۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات، برقی سامان، دستکاری، شیشے کا سامان، فرنیچر، سلائی مشینیں، سٹینلیس سٹیل اور گھریلو اشیاء نمائش میں شامل تھیں۔ نمائش میں بھاری صنعتی سامان، رولر، واٹر پمپ، ٹیوب ویل کی اشیاء، موٹریں اور مشینری بھی رکھی گئی تھی۔ قیمتیں مناسب تھیں۔ مصنوعات کم نرخوں پر فروخت کی گئیں۔ یہ ایک میلے کی طرح تھا۔ سٹال سے دوسرے سٹال پر سینکڑوں لوگ تشریف فرما تھے۔ تفریحی اور کھانے پینے کے سٹالز میں گاہکوں کے لیے

کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم نے چھت کا پنکھا، ایک جنریٹر، کچھ کپڑا اور بستر کی چادریں، کچھ تصویری کتابیں، کپڑے اور کچھ برتن خریدے۔ ہم رات 12 بجے نمائش سے نکلے۔

My Neighbour

Mr. Asad is my neighbour. He is a young man of 30. He lives in front of my house. He is very kind to all his friends. He has two sons and only one daughter. He belongs to a noble family. He is a highly educated man. He is also our teacher. He is M.A.Ed. He teaches us English and Urdu. He has full command of his subject He teaches us with love and care. His method of teaching is very good. All the students like him very much. He is also our class in charge. He comes to school on time. He is the right hand of the headmaster in all his activities.

He has a great love for Pakistan and Islam. He says his prayers five times a day. He recites the holy Quran daily. He helps the poor and needy people with money. He is a man of principles. He is a smart, healthy, and active person. He is also a good player in cricket and hockey. He is an honest and hardworking man. He is very simple and sincere. I like him very much. I am proud of my neighbour. He is a blessing of God for me. May he live long!

اسد صاحب میرے پڑوسی ہیں۔ وہ 30 سال کا نوجوان ہے۔ وہ میرے گھر کے سامنے رہتا ہے۔ وہ اپنے تمام دوستوں کے ساتھ بہت مہربان ہے۔ ان کے دو بیٹے اور صرف ایک بیٹی ہے۔ ان کا تعلق ایک شریف گھرانے سے ہے۔ وہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ وہ ہمارے استاد بھی ہیں۔ وہ M.A.Ed ہے۔ وہ ہمیں انگریزی اور اردو سکھاتا ہے۔ اس کے پاس اپنے مضمون کا مکمل حکم ہے وہ ہمیں پیار اور دیکھ بھال کے ساتھ سکھاتا ہے۔ ان کا پڑھانے کا طریقہ بہت اچھا ہے۔ تمام طلبہ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ وہ ہماری کلاس انچارج بھی ہے۔ وہ وقت پر سکول آتا ہے۔ وہ اپنے تمام کاموں میں ہیڈ ماسٹر کا دایاں ہاتھ ہے۔

انہیں پاکستان اور اسلام سے بے پناہ محبت ہے۔ وہ دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے۔ وہ روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ غریب اور نادار لوگوں کی پیسے سے مدد کرتا ہے۔ وہ اصولوں کے آدمی ہیں۔ وہ ایک ذہین، صحت مند اور فعال شخص ہے۔ وہ کرکٹ اور ہاکی کے

بھی اچھے کھلاڑی ہیں۔ وہ ایک ایماندار اور محنتی آدمی ہے۔ وہ بہت سادہ اور مخلص ہے۔ میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔ مجھے اپنے پڑوسی پر فخر ہے۔ وہ میرے لیے خدا کی نعمت ہے۔ وہ لمبی زندگی دے!

A Meena Bazaar

Our headmistress holds a meena bazaar once a year. Mostly it is held in April. The girls put on their colourful dresses and come to school punctually. They are relaxed and happy as it is an off day because no teaching occurs. Many stalls for eatables are set up by the teachers and the senior students. The stalls are gaily decorated. Potfuls of foodstuffs are arranged on tables. The tasty sauce is also served. These stalls attract the girls very much. They visit the stalls. They laugh and chat happily. They enjoy sizzling pakoras. Some things like fruit chat, chicken sticks, and shami kababs are sold like hot cake. Some naughty and careless customers are kept under watch. Discipline is a must in such shows. An entertaining variety show is the last event. All the profit money is donated to the Rising Son Organization.

ہماری ہیڈ مسٹریس سال میں ایک بار مینا بازار لگاتی ہیں۔ یہ زیادہ تر اپریل میں منعقد ہوتا ہے۔ لڑکیاں اپنے رنگ برنگے کپڑے پہن کر وقت کی پابندی سے اسکول آتی ہیں۔ وہ آرام دہ اور خوش ہیں کیونکہ یہ چھٹی کا دن ہے کیونکہ کوئی تدریس نہیں ہوتی ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء کے بہت سے اسٹالز اساتذہ اور سینئر طلباء نے لگائے ہیں۔ اسٹالز کو خوب سجایا گیا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں میزوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ مزیدار چٹنی بھی پیش کی جاتی ہے۔ یہ سٹال لڑکیوں کو بہت اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ وہ سٹالز کا دورہ کرتے ہیں۔ وہ ہنستے ہیں اور خوش گپیاں کرتے ہیں۔ وہ ہلکے پھلکے پکوڑوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کچھ چیزیں جیسے فروٹ چاٹ، چکن سٹکس، اور شامی کباب ہاٹ کیک کی طرح فروخت ہوتے ہیں۔ کچھ شرارتی اور لاپرواہ گاہکوں پر نظر رکھی جاتی ہے۔ ایسے شوز میں نظم و ضبط ضروری ہے۔ ایک تفریحی ورائٹی شو آخری ایونٹ ہے۔ منافع کی تمام رقم رائزنگ سن آرگنائزیشن کو عطیہ کی جاتی ہے۔

A Road Accident

Life is full of accidents. One day I was coming home from school. I saw a truck coming from Bhatti Gate at high speed. Suddenly a tonga appeared in the middle of the road. It was coming from the Urdu Bazaar. The driver of the truck tried to control it but could not. It collided with the Tonga and smashed it into pieces.

Two men were killed on the spot. Some received serious injuries. The injured men were rushed to the hospital. A crowd had gathered. In the meantime, police appeared from a corner arrested the driver and went away.

The next day, the newspapers bore the news of that accident.

زندگی حادثات سے بھری پڑی ہے۔ایک دن میں سکول سے گھر آرہا تھا۔میں نے دیکھا کہ ایک ٹرک بھاٹی گیٹ سے تیز رفتاری سے آرہا ہے۔اچانک سڑک کے بیچوں بیچ ایک ٹونگا نمودار ہوا۔اردو بازار سے آرہا تھا۔ٹرک کے ڈرائیور نے اسے قابو کرنے کی کوشش کی لیکن نہ ہوسکا۔یہ ٹونگا سے ٹکرا گیا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

دو افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔کچھ کو شدید چوٹیں آئیں۔زخمی افراد کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ایک ہجوم جمع تھا۔اسی دوران ایک کونے سے پولیس نمودار ہوئی،ڈرائیور کو گرفتار کیا،اور چلا گیا۔

اگلے دن اخبارات میں اس حادثے کی خبر چھپی۔

Pakistani Women

Pakistani women make up half of our population. They are as important as men. They are taking an active part in national building programmes. Pakistani women enjoy a very honourable status in our society. They are working as teachers, doctors, nurses and engineers. Today, a good number of educated women are joining the army and civil departments as officers. They are also becoming lawyers, judges, and politicians. In villages, most of the Pakistani women do a dual job. Despite their in-house duties, they

also work out with their men in the fields. They sow seeds and spray the fields. They pick cotton and harvest the crops. They graze the animals and manage the fodder for animals. They also milk the cows and buffaloes. Despite their outdoor jobs, they never ignore their basic indoor duties. Their active participation helps them to uplift the living standards of their families. In short, Pakistani women are as important as Pakistani men are.

پاکستانی خواتین ہماری آبادی کا نصف ہیں۔ وہ مردوں کی طرح اہم ہیں۔ وہ قومی تعمیر کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ پاکستانی خواتین کو ہمارے معاشرے میں بہت عزت حاصل ہے۔ وہ استاد، ڈاکٹر، نرس اور انجینئر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ آج اچھی خاصی تعداد میں تعلیم یافتہ خواتین فوج اور سول محکموں میں بطور افسر شامل ہو رہی ہیں۔ وہ وکیل، جج اور سیاستدان بھی بن رہے ہیں۔ دیہاتوں میں زیادہ تر پاکستانی خواتین دوہری نوکری کرتی ہیں۔ اندرون ملک فرائض کے باوجود وہ اپنے مردوں کے ساتھ کھیتوں میں کام بھی کرتے ہیں۔ وہ بیج بوتے ہیں اور کھیتوں کو چھڑکتے ہیں۔ وہ کپاس چنتے ہیں اور فصل کاٹتے ہیں۔ وہ جانوروں کو چراتے ہیں اور جانوروں کے چارے کا انتظام کرتے ہیں۔ وہ گائے اور بھینسوں کو بھی دودھ دیتے ہیں۔ اپنی بیرونی ملازمتوں کے باوجود، وہ اپنے بنیادی اندرونی فرائض کو کبھی نظر انداز نہیں کرتے۔ ان کی فعال شرکت انہیں اپنے خاندانوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں مدد دیتی ہے۔ مختصر یہ کہ پاکستانی خواتین بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنی پاکستانی مرد ہیں۔

A Fortune Teller

Everyone hopes for one's bright future. In a state of complete despair, this urge to know about the future becomes strong. The fortune tellers avail the opportunity. Fortune-tellers, Palmists, and Parrot with cards have their own peculiar tactics. We can see these fortune-tellers everywhere in big cities. The fortune-telling is entirely fraudulent except for those who have some knowledge of Palmistry. They pretend to have the knowledge of stars and these stars have great effects on their lives. Every successful fortune-teller is a psychologist. He tries to guess the problem of a customer. Then he gives him slight hope of relief from his trouble or ambition. Villagers often become their

www.pakcity.org

victims. The illiterate poor folk feel satisfied when he tells them that they will get a job, a wife, a son, a house, or land, etc.

ہر کوئی اپنے روشن مستقبل کی امید رکھتا ہے۔ مکمل مایوسی کی حالت میں، مستقبل کے بارے میں جاننے کی یہ خواہش مضبوط ہو جاتی ہے۔ خوش نصیب اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خوش قسمتی بتانے والے، پامسٹ اور تاش والے طوطے کے اپنے مخصوص حربے ہیں۔ ہم ان خوش نصیبوں کو بڑے شہروں میں ہر جگہ دیکھ سکتے ہیں۔ خوش قسمتی بتانا مکمل طور پر دھوکہ دہی پر مبنی ہے سوائے ان لوگوں کے جنہیں پامسٹری کا کچھ علم ہے۔ وہ ستاروں کے علم کا بہانہ کرتے ہیں اور یہ ستارے ان کی زندگی پر بہت زیادہ اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ہر کامیاب قسمت کہنے والا ماہر نفسیات ہوتا ہے۔ وہ ایک گاہک کی پریشانی کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر وہ اسے اپنی پریشانی یا خواہش سے نجات کی ہلکی سی امید دلاتا ہے۔ گاؤں والے اکثر ان کا شکار بن جاتے ہیں۔ ناخواندہ غریب لوگ مطمئن ہوتے ہیں جب وہ بتاتا ہے کہ انہیں نوکری، بیوی، بیٹا، مکان یا زمین وغیرہ ملے گی

Basant

This festival comes in the second week of February. It is thought that the winter season has ended. It is the festival of kite flying. It is very popular among the people. They compete with one another in kite flying. When a kite is cut they shout with joy at the top of their voice "Bo Katta." Kites of different colors and sizes are seen in the sky. Some people use bugles, beat drums and raise slogans. People enjoy this festival with great zeal. They use floodlights and fly kites at night. They invite their relatives to come to their city and share their joys. They provide them with a variety of food to eat.

But this hobby is very dangerous. It is a waste of time and money. Some children fall off roofs and they become handicapped. Sometimes, the sharp, strong, and twisted thread of a kite cuts the throat of motorbike riders and they die. At some places the metal string of a kite causes electrocutions and in this way, some precious lives are lost. There are also power failures due to this metal string. In this way, this hobby causes a waste of life and money. Therefore kite flying has been banned by the government.

یہ تہوار فروری کے دوسرے ہفتے میں آتا ہے۔ لگتا ہے سردیوں کا موسم ختم ہو گیا ہے۔ یہ پتنگ بازی کا تہوار ہے۔ یہ لوگوں میں بہت مقبول ہے۔ وہ پتنگ بازی میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں۔ جب پتنگ کاٹ دی جاتی ہے تو وہ اپنی آواز کے سب سے اوپر "بوکاٹا" کے ساتھ خوشی سے چیختے ہیں۔ آسمان پر مختلف رنگوں اور سائز کی پتنگیں نظر آرہی ہیں۔ کچھ لوگ بگلے استعمال کرتے ہیں، ڈھول پیٹتے ہیں اور نعرے لگاتے ہیں۔ لوگ اس تہوار سے بڑے جوش و خروش سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ فلڈ لائٹس کا استعمال کرتے ہیں اور رات کو پتنگ اڑاتے ہیں۔ وہ اپنے رشتہ داروں کو اپنے شہر آنے اور ان کی خوشیاں بانٹنے کی دعوت دیتے ہیں۔ وہ انہیں کھانے کے لیے مختلف قسم کے کھانے مہیا کرتے ہیں۔

لیکن یہ شوق بہت خطرناک ہے۔ یہ وقت اور پیسے کا ضیاع ہے۔ کچھ بچے چھتوں سے گرتے ہیں اور معذور ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات پتنگ کا تیز، مضبوط اور بٹا ہوا دھاگہ موٹر سائیکل سواروں کا گلا کاٹتا ہے اور وہ مر جاتے ہیں۔ بعض مقامات پر پتنگ کی دھاتی تار بجلی کے کرنٹ کا باعث بنتی ہے اور اس طرح بعض قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ اس دھاتی تار کی وجہ سے بجلی کی خرابیاں بھی ہیں۔ اس طرح یہ شوق زندگی اور پیسے کے ضیاع کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے حکومت نے پتنگ بازی پر پابندی لگا دی ہے۔

A Picnic Party or The Happiest Day of My Life

Last Sunday, we paid a visit to the most beautiful and lush green garden of Lahore, i.e. “Jinnah Garden.” to celebrate a picnic party. It is also known as the “Lawrence Garden”. We had resolved to go there a day before. So, we packed our luggage and necessary things and left for “Bagh-e-Jinnah” at 11 in the morning.

It was a very pleasant and cloudy holiday. We reached there at 11:30 a.m. Many people had come there to enjoy the beauty of nature. We entered the garden with great joy. The flowers were smiling and dancing in the air to express their excitement thus adding beauty to nature. The murmuring sound of the wind, the singing birds, and the sweet fragrance of the flowers received us with open arms. We sat under the shadow of the trees and began to play different sports i.e. ludo, caremboard, chess, etc. Then we took our lunch and after it, took a round of the whole garden to see different kinds of flowers.

At about 6 p.m., we were very exhausted and came back home with happy and joyful memories of our wonderful picnic. It was really the happiest day of my life.

گزشتہ اتوار کو ہم نے لاہور کے سب سے خوبصورت اور سرسبز وشاداب باغ "جناح گارڈن" کا دورہ کیا۔ ایک پکنک پارٹی منانے کے لیے۔ اسے "لارنس گارڈن" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ہم نے ایک دن پہلے وہاں جانے کا تہیہ کر لیا تھا۔ چنانچہ ہم نے اپنا سامان اور ضروری سامان باندھا اور صبح گیارہ بجے باغ جناح کے لیے روانہ ہوئے۔

یہ ایک بہت ہی خوشگوار اور ابر آلود چھٹی تھی۔ 11:30 بجے ہم وہاں پہنچے تو بہت سے لوگ فطرت کے حسن سے لطف اندوز ہونے کے لیے وہاں پہنچ چکے تھے۔ ہم بڑی خوشی سے باغ میں داخل ہوئے۔ پھول مسکرا رہے تھے اور ہوا میں رقص کر رہے تھے اپنے جوش و خروش کا اظہار کر رہے تھے اس طرح فطرت کی خوبصورتی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ہوا کی گنگناتی آواز، گاتے پرندے اور پھولوں کی میٹھی خوشبو نے کھلے بازوؤں سے ہمارا استقبال کیا۔ ہم درختوں کے سائے میں بیٹھ کر طرح طرح کے کھیل جیسے لڈو، کیرم بورڈ، شطرنج وغیرہ کھیلنے لگے، پھر لنچ کیا اور اس کے بعد پورے باغ کا چکر لگایا اور طرح طرح کے پھول دیکھنے لگے۔

شام 6 بجے کے قریب، ہم بہت تھکے ہوئے تھے اور اپنی شاندار پکنک کی خوشگوار اور مسرت بھری یادوں کے ساتھ گھر واپس آئے۔ یہ واقعی میری زندگی کا سب سے خوشی کا دن تھا۔

A Street Quarrel

pakcity.org

Street quarrel is very common in our social life. Last Friday, as it was a holiday, some children were playing in our street. Ali and Aslam began to quarrel about having their turn first. Soon they began to exchange blows. Ali hit Aslam on his nose. In the meantime, the elder brother of Aslam came there. He began to beat Ali. The parents of both Ali and Aslam rushed there. They began to quarrel. From hot words, they came to blows. The father of Ali was injured. He fell down senseless. The other party ran away to escape from the police. The next day, both Ali and Aslam were sitting on the same bench in school. They were playing together but their parents were not on good terms. I thought that children were wiser than grown-ups.

گلی کوچوں میں جھگڑا ہماری سماجی زندگی میں بہت عام ہے۔ گزشتہ جمعہ کو چھٹی کا دن تھا، کچھ بچے ہماری گلی میں کھیل رہے تھے۔ علی اور اسلم اپنی باری پہلے آنے پر جھگڑنے لگے۔ جلد ہی وہ آپس میں لڑنے لگے۔ علی نے اسلم کی ناک پر ہاتھ مارا۔ اتنے میں اسلم کا بڑا بھائی وہاں آگیا۔ وہ علی کو مارنے لگا۔ علی اور اسلم دونوں کے والدین وہاں پہنچ گئے۔ وہ جھگڑنے لگے۔ گرم الفاظ سے، وہ آپس میں آ گئے۔ علی کے والد زخمی ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ دوسرا فریق پولیس سے بچنے کے لیے بھاگ گیا۔ اگلے دن علی اور اسلم دونوں سکول میں ایک ہی بینچ پر بیٹھے تھے۔ وہ ایک ساتھ کھیل رہے تھے لیکن ان کے والدین اچھے نہیں تھے۔ میرا خیال تھا کہ بچے بڑوں سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

A Visit to a Historical Place

Last Sunday, I visited the historical museum of Lahore with my school teachers. The Lahore Museum is a significant place where work of art and other objects of historical value are preserved in a proper way and displayed in a grand style. It is an old imposing building with a high ceiling.

The incharge of the museum is called the curator. Our knowledgeable teacher took us around different sections of that spectacular museum. There were smartly kept glass cases in which ancient swords, daggers, garments of the ancient Kings, ornaments, coins, bows and arrows, clay pots and metal pots were displayed.

A brief description of each article was given below on a small carved sheet of steel. There was also a clay model of Queen Victoria, which lay in a room. There was also an old priceless manuscript of the Holy Quran in one room. There were old picture frames in another room. The Lahore museum gave us a wealth of information and insight about our glorious past. It was a worthwhile visit without a doubt.

گزشتہ اتوار کو میں نے اپنے سکول کے اساتذہ کے ساتھ لاہور کے تاریخی عجائب گھر کا دورہ کیا۔ لاہور میوزیم ایک اہم جگہ ہے جہاں آرٹ کے کام اور تاریخی اہمیت کی دیگر اشیاء کو مناسب طریقے سے محفوظ کیا جاتا ہے اور شاندار انداز میں نمائش کی جاتی ہے۔ یہ ایک پرانی مسلط عمارت ہے جس کی اونچی چھت ہے۔

میوزیم کے انچارج کو کیوریٹر کہا جاتا ہے۔ ہمارے علم دوست استاد ہمیں اس شاندار میوزیم کے مختلف حصوں میں لے گئے۔ شیشے کی چالاکی سے رکھے ہوئے کیس تھے جن میں قدیم تلواریں، خنجر، قدیم بادشاہوں کے لباس، زیورات، سکے، کمان اور تیر، مٹی کے برتن اور دھاتی برتن آویزاں تھے۔

ہر مضمون کی مختصر تفصیل ذیل میں فولاد کی ایک چھوٹی تراشی ہوئی شیٹ پر دی گئی تھی۔ ملکہ وکٹوریہ کا مٹی کا ایک ماڈل بھی تھا جو ایک کمرے میں پڑا تھا۔ ایک کمرے میں قرآن پاک کا پرانا انمول نسخہ بھی پڑا تھا۔ دوسرے کمرے میں پرانی تصویر کے فریم تھے۔ لاہور کے عجائب گھر نے ہمیں اپنے شاندار ماضی کے بارے میں معلومات اور بصیرت کا خزانہ دیا۔ بلاشبہ یہ ایک قابل قدر دورہ تھا۔

A Visit to the Zoo

It was Friday and we had a holiday. We decided to visit the zoo. So Ali, Ahmad and I went there. We bought tickets and went in. A crowd of visitors was already there. They enjoyed seeing the cages of birds, animals, and beasts. There were birds of different colours. We also saw deer and rabbits which were playing here and there. Close by them, were cages of monkeys. We threw some grams at them. Then we went to the cages of lions and tigers. They were roaring. We saw many beautiful birds. We saw snakes, pigeons, and zebras. Lastly, we saw two huge elephants. They were eating sugarcane. We had a ride on the elephant. We enjoyed the visit very much. It took us three hours to go around the zoo. After this, we took our way home.

جمعہ کا دن تھا اور ہماری چھٹی تھی۔ ہم نے چڑیا گھر کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ علی، احمد اور میں وہاں گئے۔ ہم نے ٹکٹ خریدے اور اندر چلے گئے، مہمانوں کا ایک ہجوم پہلے سے موجود تھا۔ وہ پرندوں، جانوروں اور درندوں کے پنجروں کو دیکھ کر لطف اندوز ہوتے تھے۔ مختلف رنگوں کے پرندے تھے۔ ہم نے ہرن اور خرگوش کو بھی دیکھا جو ادھر ادھر کھیل رہے تھے۔ ان کے قریب بندروں کے پنجرے تھے۔ ہم نے ان پر چند گرام پھینکے۔ پھر ہم شیروں کے پنجروں میں چلے گئے۔ وہ گرج رہے تھے۔ ہم نے بہت سے خوبصورت پرندے

دیکھے۔ ہم نے سانپ، کبوتر اور زیبرا دیکھے۔ آخر میں، ہم نے دو بڑے ہاتھی دیکھے۔ وہ گنے کھا رہے تھے۔ ہم ہاتھی پر سوار تھے۔ ہم نے اس دورے کا بہت لطف اٹھایا۔ چڑیا گھر کا چکر لگانے میں ہمیں تین گھنٹے لگے۔ اس کے بعد ہم نے گھر کی راہ لی۔

Allama Iqbal
OR Our National Poet/Hero
OR My favourite Personality

A great man is one who serves humanity. Allama Iqbal is also one of them. He is our national poet. He is also our national hero. He is my favourite personality. I like him very much.

He was born at Sialkot on 9th November 1877. His father's name was Noor Muhammad. He was a noble and kind man. Allama Iqbal got his early education from Sialkot. He got a degree in M.A. philosophy from Government College Lahore. Then he went to England for higher education. He worked as a professor and lawyer but he did not like this job.

He was interested in poetry and national problems. He wanted to awaken the Muslims from the deep dream. He expressed his feelings in his poems. He wrote many poems for children and youth. His poetry is full of messages. He gave the idea of Pakistan to Indian Muslims in his address at Allah Abad in 1930. He was a true Muslim and a kind man. Bang-e-Dara, Bal-e-Jibreel, and Zarb-e-Kaleem are his famous Urdu poetry books.

Allama Iqbal could not see his dream come true and died on 21st April 1938. His tomb is near Badshahi Mosque in Lahore. He lives in the hearts of the nation.

عظیم انسان وہ ہے جو انسانیت کی خدمت کرے۔ علامہ اقبال بھی ان میں سے ایک ہیں۔ وہ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ وہ ہمارے قومی ہیرو بھی ہیں۔ وہ میری پسندیدہ شخصیت ہیں۔ میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔

وہ 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، ان کے والد کا نام نور محمد تھا۔ وہ ایک شریف اور مہربان انسان تھے۔

علامہ اقبال نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے حاصل کی۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلسفہ کی ڈگری حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ چلے گئے۔ انہوں نے پروفیسر اور وکیل کے طور پر کام کیا لیکن انہیں یہ کام پسند نہیں تھا۔

انہیں شاعری اور قومی مسائل سے دلچسپی تھی۔ وہ مسلمانوں کو گہرے خواب سے بیدار کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے جذبات کا اظہار اپنی نظموں میں کیا۔ انہوں نے بچوں اور نوجوانوں کے لیے بہت سی نظمیں لکھیں۔ ان کی شاعری پیغامات سے بھری پڑی ہے۔ انہوں نے 1930 میں الٰہ آباد میں اپنے خطاب میں ہندوستانی مسلمانوں کو پاکستان کا نظریہ دیا، وہ ایک سچے مسلمان اور مہربان انسان تھے۔ بانگ درہ، بال جبریل اور ضرب کلیم ان کی اردو شاعری کی مشہور کتابیں ہیں۔

علامہ اقبال اپنے خواب کی تعبیر نہ دیکھ سکے اور 21 اپریل 1938 کو وفات پا گئے۔ ان کا مقبرہ بادشاہی مسجد لاہور کے قریب ہے۔ وہ قوم کے دلوں میں بستا ہے۔

www.pakcity.org

My Best Teacher

OR

The Teacher I like the Best

A good teacher not only gives us the formal education but also shapes our character. A teacher is also said to be our spiritual father. He is the person who educates us in order to help us in shaping a nice character.

Mr. Asad is my best teacher. He is a young man of 30. He is also my neighbour. He belongs to a noble family. He is a highly educated man. He teaches us English and Urdu. He has full command of his subject He teaches us with love and care. His method of teaching is very good. All the students like him very much. He is also our class in charge. He comes to school on time. He is the right hand of the headmaster in all his activities. He is very kind to us. He is very

regular and punctual. He is very sincere to his friends. He is very popular among his students.

He has a great love for Pakistan and Islam. He says his prayers five times a day. He recites the holy Quran daily. He helps the poor and needy people with money. He is a man of principles. He is a smart, healthy, and active person. He is also a good player in cricket and hockey. He is an honest and hardworking man. He is very simple and sincere. I like him very much. I am proud of my teacher. He is a blessing of God for me. May he live long!

ایک اچھا استاد نہ صرف ہمیں رسمی تعلیم دیتا ہے بلکہ ہمارے کردار کی تشکیل بھی کرتا ہے۔ ایک استاد کو ہمارا روحانی باپ بھی کہا جاتا ہے۔ وہ ایک اچھا کردار بنانے میں ہماری مدد کرنے کے لیے ہمیں تعلیم دیتا ہے۔

مسٹر اسد میرے بہترین استاد ہیں۔ وہ 30 سال کا نوجوان ہے۔ وہ میرا پڑوسی بھی ہے۔ ان کا تعلق ایک شریف گھرانے سے ہے۔ وہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ وہ ہمیں انگریزی اور اردو سکھاتا ہے۔ اس کے پاس اپنے مضمون کا مکمل حکم ہے وہ ہمیں پیار اور دیکھ بھال کے ساتھ سکھاتا ہے۔ ان کا پڑھانے کا طریقہ بہت اچھا ہے۔ تمام طلبہ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ وہ ہماری کلاس انچارج بھی ہے۔ وہ وقت پر سکول آتا ہے۔ وہ اپنے تمام کاموں میں ہیڈ ماسٹر کا دایاں ہاتھ ہے۔ وہ ہم پر بہت مہربان ہے۔ وہ بہت با قاعدہ اور وقت کا پابند ہے۔ وہ اپنے دوستوں سے بہت مخلص ہے۔ وہ اپنے طلباء میں بہت مقبول ہیں۔

انہیں پاکستان اور اسلام سے بے پناہ محبت ہے۔ وہ دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے۔ وہ روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ غریب اور نادار لوگوں کی پیسے سے مدد کرتا ہے۔ وہ اصولوں کے آدمی ہیں۔ وہ ایک ذہین، صحت مند اور فعال شخص ہے۔ وہ کرکٹ اور ہاکی کے بھی اچھے کھلاڑی ہیں۔ وہ ایک ایماندار اور محنتی آدمی ہے۔ وہ بہت سادہ اور مخلص ہے۔ میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔ مجھے اپنے استاد پر فخر ہے۔ وہ میرے لیے خدا کی نعمت ہے۔ وہ لمبی زندگی دے!

A House on Fire

Yesterday I was going to school. When I was only a few yards from the school, I heard some people crying “fire”, “fire”. I saw that a house

near my house was on fire. A large number of people had already gathered there. Some men were throwing water to put out the fire. Some were bringing valuable things out of the house. The inmates were running hither and thither crying for help. I, too, began to throw water on the fire but in vain. After an hour the fire brigade reached the spot. The firefighters began to throw water on the fire by means of their houses. At last, it was extinguished after about half an hour. Luckily, there was no loss of life. The loss of property was about 50,000 rupees.

کل میں سکول جا رہا تھا۔ جب میں اسکول سے صرف چند گز کے فاصلے پر تھا، میں نے کچھ لوگوں کو "آگ"، "آگ" پکارتے ہوئے سنا۔ میں نے دیکھا کہ میرے گھر کے قریب ایک گھر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ لوگوں کی بڑی تعداد وہاں پہلے ہی جمع تھی۔ کچھ لوگ آگ بجھانے کے لیے پانی پھینک رہے تھے۔ کچھ گھر سے قیمتی چیزیں لا رہے تھے۔ قیدی مدد کے لیے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ میں بھی آگ پر پانی پھینکنے لگا لیکن بے سود۔ ایک گھنٹے کے بعد فائر بریگیڈ موقع پر پہنچ گئی۔ فائر فائٹرز نے اپنے گھروں کے ذریعے آگ پر پانی پھینکنا شروع کر دیا۔ آخر کار تقریباً آدھے گھنٹے بعد بجھا دیا گیا۔ خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ املاک کا نقصان تقریباً 50 ہزار روپے تھا۔

www.pakcity.org

Morning Walk

A morning walk is our need. It keeps us fit and healthy. Because of it, I go for a walk daily. I get up early in the morning. I say my prayer and recite the Holy Quran. Then I put on my easy dress and fleet. I call on my dear friend, Ali. We go for a walk together. We go to a park. It is one and a half kilometers from our houses. We walked fast and in half. We reach the park in half an hour. We take one or two rounds of the park. Then, we did some exercises. We see beautiful flowers and singing birds. We breathe in fresh air. We enjoy the atmosphere. We return home happily. It, really, refreshes and prepares us for the daily work. It whets our hunger. It makes us healthy. It is necessary for all of us.

صبح کی سیر ہماری ضرورت ہے۔ یہ ہمیں فٹ اور صحت مند رکھتا ہے۔ اس کی وجہ سے میں روزانہ سیر کے لیے جاتا ہوں۔ میں صبح سویرے اٹھتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں۔ پھر میں نے اپنا آسان لباس اور بیڑا پہن لیا۔ میں اپنے

پیارے دوست علی کو فون کرتا ہوں۔ ہم ایک ساتھ سیر کے لیے جاتے ہیں۔ ہم ایک پارک میں جاتے ہیں۔ یہ ہمارے گھروں سے ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہم تیز اور آدھے راستے پر چل پڑے۔ ہم آدھے گھنٹے میں پارک پہنچ جاتے ہیں۔ ہم پارک کے ایک یا دو چکر لگاتے ہیں۔ پھر، ہم نے کچھ مشقیں کیں۔ ہم خوبصورت پھول اور گاتے پرندے دیکھتے ہیں۔ ہم تازہ ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ ہم ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہم خوشی خوشی گھر لوٹتے ہیں۔ یہ، واقعی، تازہ دم کرتا ہے اور ہمیں روزانہ کے کام کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہ ہماری بھوک مٹاتا ہے۔ یہ ہمیں صحت مند بناتا ہے۔ یہ ہم سب کے لیے ضروری ہے۔

pakcity.org
www.pakcity.org
EDUCATION pakcity.org